★ جناب تسلیم احمد ایم - اے

پاکستانی معیشت، قادیانی شکنجے میں!

انیسویں صدی کے آخری سالوں میں جب ہرزل نے صیہونی تحریک کا آغاز کیا تو یہودیوں نے اقتصادی سطح پر بھی ایک پروگرام بنایا۔ اس پروگرام کے مطابق یہودیوں نے یورپ کے اقتصادی وسائل پر قبضہ کرنا شروع کر دیا۔ نام نہاد مملکت اسرائیل کے قیام میں فورڈ، روتھ چائلڈ اور یہودی ایجنسی کے بڑے بڑے صنعت کاروں نے مدد دی۔ انہیں سرمایہ داروں نے امریکہ کی اقتصادیات پر مکمل تسلط جما رکھا ہے۔ عالمی بنک (IBRD) بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF) تجارت اور محصولات کا عالمی ادارہ (GATT) اور اقوام متحدہ کی مخصوص ایجنسیوں پر یہودیوں کا کنٹرول ہے۔ امریکہ کے سب سے بڑے مالیاتی اور صنعتی اداروں پر بھی یہودی چھائے ہوئے ہیں۔ وال سٹریٹ بنکر (WALL STREAT BANKER) لیہمان برادرز (LEHMANBROTHERS) لوب اینڈ کمپنی LOOB AND CO) میلن گروپ (MELLON GROUP) کیبٹ لاج گروپ آف بوسٹن (CABETLOGE GROUP OF BOSTON) وغیرہ ایسے مالی ادارے ہیں جن میں عمل دخل پیدا کر کے یہودی امریکہ سیاسیات میں بھرپور مداخلت کرتے ہیں اور دنیا میں سازشوں کے جال بچھاتے ہیں۔

انہیں خطوط پر پاکستان میں جدید یہودی یعنی قادیانی سرگرم عمل ہیں۔ قیام پاکستان کے بعد سر ظفر اللہ نے وزیر خارجہ کی حیثیت سے قادیانی اقتصادی اداروں کو مضبوط بنایا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ مرزا غلام احمد کو سیاسی کاروبار کرنے میں برطانوی سامراج اور یہودی سرمایہ داروں کی بھرپور حمایت حاصل تھی۔ برطانیہ کے خفیہ فنڈ کا معتدبہ حصہ ہندوستان کی سیاسی تحریکوں کو کچلنے اور معاشی اکھاڑ پچھاڑ میں صرف ہوتا تھا۔ قادیانیوں کو اس سے وافر حصہ ملتا تھا۔ بیرون ملک سامراج کی جاسوسی اور تخریب کاری کے لیے قادیانیوں کے لیے علیحدہ فنڈز مخصوص تھے۔ اس کے علاوہ انگریز نے معاشی طور پر قادیانیوں کو مضبوط بنانے کے لیے سول سروس میں اعلیٰ عہدے عطا کیے تاکہ ایک تو ان کے راز محفوظ رہیں دوسرے مسلمانوں کے کوٹے کے حقدار ان کے ازلی وفادار قرار پائیں۔ بعض ایمان فروش اور جاہ طلب لوگوں نے قادیانیت کو محض اس لیے قبول

کیا کہ اس سے ان کا اور ان کی اولاد کا مستقبل محفوظ ہو جاتا تھا اور سرکار برطانیہ کی نظر میں انہیں وفاداری کی سند حاصل ہو جاتی تھی۔

۱۹۵۳ء کے بعد قادیانیوں نے معاشی وسائل پر قبضہ کرنے کی مہم تیز کر دی۔ خلیفہ ربوہ مرزا محمود کو ایک تو جماعت کی طرف سے سینکڑوں روپے چندے میں ملتے تھے دوسرے بہشتی مقبرہ کی آمدنی اور بعض قادیانیوں کی وصیتوں سے ہزاروں روپے حاصل ہوتے تھے۔ بعض نامعلوم ذرائع سے لندن، افریقہ اور اسرائیل سے بھی روپیہ آتا تھا۔ نذرانوں کی آمدنی اس سے الگ تھی۔ اس روپیہ سے آپ نے کئی صنعتی شعبوں میں سرمایہ کاری کی، بڑی بڑی کمپنیوں کے شیئرز خریدے اور ملکی وسائل دولت پر قبضہ کرنے کی سکیمیں بنائیں۔ ایم۔ ایم احمد نے وزارت مالیات میں قدم جما کر قادیانی سرمایہ کاروں کی پشت پناہی کی۔ ایم۔ ایم۔ احمد، یہودی ادارے فورڈ فاؤنڈیشن کا ایک سرگرم رکن تھا۔ اور یہودی سرمایہ داروں کا ایک طاقتور نمائندہ تھا۔ ایوبی دور میں پاکستان کی منصوبہ بندی پر مکمل کنٹرول حاصل کر کے اس نے تمام بڑے بڑے محکموں اور بنکوں میں قادیانیوں کو بھرتی کرایا اور قادیانی صنعت کاروں کو بے پناہ مالی فوائد بہم پہنچائے۔ استعماری اور صیہونی طاقتوں کے اشارے پر اس نے پاکستان کو تقسیم کرایا اور ایسی ناقص منصوبہ بندی کی کہ مشرقی اور مغربی پاکستان کا معاشی فرق بڑھتا ہی چلا گیا۔ معاشیات کے اس لارنس آف عریبیا نے ۱۳ سال تک پاکستان کی معاشی دولت سے مرزائیوں کو فائدہ پہنچایا۔ قادیانیت کی تبلیغ کے لیے زرمبادلہ مہیا کیا اور قادیانی صنعت کاروں کی بیرونی ممالک میں سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کی۔ لندن، وال سٹریٹ امریکہ اور تل ابیب کے نمائندوں نے ایم۔ ایم احمد کی وساطت سے پاکستان کی اقتصادیات کو مفلوج کر دیا اور دولت کی غیر منصفانہ تقسیم کے مسئلے کو سنگین بنا دیا۔

قادیانی اس وقت پاکستانی معیشت پر امریکی یہودیوں کی طرح چھا جانے میں سرگرم ہیں بھاری صنعتوں خصوصاً شپنگ (SHIPING)، پٹرولیم، انجینئرنگ وغیرہ میں قادیانی سرمایہ کاروں نے اپنے مضبوط گروپ بنا لیے ہیں۔ نیم سرکاری اداروں جیسے واپڈا، پی آئی۔ ڈی۔ سی، پی آئی۔ سی۔ آئی سی وغیرہ میں قادیانیوں کا بلا واسطہ تسلط ہے اور نہ صرف قادیانی سرمایہ کاروں کو بھاری قرضے دیے جا رہے ہیں بلکہ ان کو غیر ضروری چھوٹیں بھی دی جا رہی ہیں۔ اقتصادیات میں ایم۔ اے کر کے قادیانی دھڑا دھڑ سرکاری اور نیم سرکاری محکموں میں داخل کیے جا رہے ہیں اور عام تعلیم یافتہ افراد بے کاری اور بیروزگاری کے عمیق گڑھوں میں گر رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد نے نصرت جہاں سکیم، تحریک جدید وغیرہ سکیموں کے تحت لاکھوں روپیہ جمع کر لیا ہے۔ اور پاکستان کی کل قومی آمدنی کا تقریباً ۸۰ فی صد حصہ قادیانیوں کے ہاتھوں میں ہے۔ سندھ کے کئی علاقوں میں قادیانی اسٹیٹ پہلے ہی سے موجود ہیں۔ سرحد میں گرمائی مرکز کے علاوہ صنعتی سرمایہ کاری کے لیے راہ ہموار کی جا رہی ہے۔ پنجاب تو پہلے ہی سے قادیانی عزائم کا شکار ہے اور بلوچستان میں معدنی وسائل پر تسلط جمانے میں قادیانیوں کو تیار کیا جا رہا ہے۔ اگر اقتصادی سطح پہ قادیانیوں نے پاکستان کی دولت پر اپنی گرفت مضبوط کر لی تو اس کے نتیجہ میں مسلمانوں کی معاشی حالت ابتر ہو جائے گی۔ ایم۔ ایم احمد عالمی بنک میں چلا گیا ہے اور ایک نئے طریقے سے معاشی اثر و نفوذ پیدا کر رہا ہے۔ اس کے وہاں جانے سے قادیانیوں کے بیرونی مشنوں کو استعماری طاقتوں کی مالی حدود میں اضافہ ہو گیا ہے اور پاکستان کی بیرونی امداد اور بیرونی سرمایہ کاری پہ کنٹرول کرنے کا موقع ہاتھ آگیا ہے۔ پاکستان کے معاشی ماہرین کو قادیانی صیہونیوں کی خطرناک اور مخفی معاشی عزائم سے عوام اور حکومت کو روشناس کرانے کا اہم فریضہ ادا کرنا چاہیئے۔ یہ بھی واضح رہے کہ سی۔ آئی۔ اے، برطانوی انٹیلی جنس بیورو اور اسرائیلی جاسوسی سروس قادیانیوں کے بیرونی مشنوں کے بنکوں میں روپیہ جمع کرا دیتی ہیں اور وہ روپیہ قادیانی سلسلہ کی ترقی اور سیاسی سازشوں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ مرزا ناصر احمد کے حالیہ دورہ یورپ کے اخراجات بھی بیرونی ذرائع نے پورے کیے اور اس عرصہ میں سر ظفر اللہ نے لندن اور افریقہ سے رابطہ قائم رکھا اگر حکومت قادیانیوں کا آبادی کے تناسب سے ملازمتوں میں کوٹا مقرر کر دے اور مرزا ناصر احمد کی آمدنی پہ ٹیکس عائد کرے اور قادیانی سرمایہ کاری اور ان کو دیئے جانے والے زر مبادلہ پہ کنٹرول کرے تو یہ مسئلہ کسی حد تک حل ہو سکتا ہے۔

◎